چھپا دست ہمت مین زور قضا ہی

کھول کر آنکھین مری آئینہ گفتار مین
آنی والی دور کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ

نیشنل کانگریس مین تحریک آزادی ہند
کا دوسرا دور

کانگریس کمیٹی کابل کا سرو راجی نظام

اور

مہابھارت سرو راجیہ پارٹی کا پروگرام

۱۳۰۳ ھ
۱۹۲٤ ع

ہوگی بی خوف برہمن راہروان

استانبول
محمود بک مطبعہ سی
دہلی

اللہ اکبر

مہابہارت سرووراجیہ پارتی

کا

پروگرام

سروری زیبا فقط اس ذات بی ہمتا کو ہی
حکمران ہی اک وہی باقی بتان آذری

مہابہارت سرووراجیہ پارتی کی پروگرام کا تعارف کرانی سی پہلی چند سطرین «کانگریس کمیتی کابل» کی متعلق لکھنا ضروری ہین . سنہ ۱۹۱۵ مین ہندوستان کی آزادی بسند جماعتون کی چند افراد کابل مین جمع ہوئی . کوئی بلوچستان اور پشتانیہ (سرحدی علاقہ) کی پہارون اور جنگلون کو عبور کرکی پہنچا اور کوئی یوروپ کا چکر کات کر ایران کی دشت وبیابان سی گذرا . حکومت افغانستان کی ہمدردی سی ان لوگون کی سرگرمی نی کابل کو تحریک آزادی ہند کا ایک زبردست مرکز بنادیا .

سب سی پہلی زار روس نی اس مرکز کی بعض کارروائیون سی برطانیہ کو مطلع کیا جس کی تفصیل ایك روسی پمفلٹ موسومہ بہ (سونی کی پتری) مین ملتی ھی . چند روز بعد ھندوستان مین ھماری بعض کاغذات پکری گیٔ . اس پر برطانیہ نی اس مرکز کو دبانی کی لئی پوری توجہ سی کام لیا اور امیر حبیب‌الله خان کواس پر راضی کرلیا کہ‌وہ ان لوگون کو منتشر کردین . امیرنی بعض کو افغانستان سی رخصت کردیا اور بعض کو نظربند وقید کرلیا مگر انگریزون کی حوالی کسی کو نہ کیا .

ھندوستانی مسلمانون مین سی جن پر شبہ ھوسکتاتہا کہ‌وہ اس مرکز سی تعلق رکھتی ھین بہت بری تعداد مین گرفتار کرلئی گئی . حضرة شیخ الھند (تغمدہ الله بغفرانہ) کو اسی سلسلہ مین شریف مکہ نی انگریزون کی حوالی کردیا اور وہ ایك عرصہ تك مالٹا مین اسیر رھی .

مگر فقط اسی قدر کافی نہین تہا . برطانیہ جانتاتہا کہ ماوراءالسند کی آزاد علاقون مین پرانی (جماعت مجاھدین ھندیہ) اورنئی مہاجر (افغان مجاھدین) کی متعدد مراکزسی ھمارا گہرا تعلق ھی اور امیر افغانستان کی کارروائی اس اتصال پر کوئی بہی اثر نہی دال سکتی . اس لئی « رولیت ایکت » نافذ کرنی پرمجبور ھوا .

ھندوستان کی قانونی کونسل کو مفصل واقعات بتانی کی اسمین همت نہ‌تہی . ھندوستانیون کی متفقہ مخالفت کی باوجود اپنی خانہ‌ساز میجارتی کی زور پر « رولیت ایکت » منظور توکرالیا ، لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نیشنل کانگریس مین حرکت پیدا ھوئی اور اس

مقصد کی لئی رسا کشی شروع ہوگئی، کہ کونسلون مین حقیقی طاقت ہندوستانیون کی ہاتھہ مین ہونی چاہئی اور مہاتما گاندھی نمودار ہوئی۔

ہماری قید کی زمانی مین افغان ہم سی گہری ہمدردی رکھتی تہی؛ غریب و امیر بغیر کسی جان پہچان کی بوقت ضرورت ہماری مدد کرتی رہی۔ اس وقت افغانستان مین انقلاب کی تیاریان ہورہی تہین؛ وہان کی انقلابی جماعتون سی ہماری دوستی تہی۔ اس لئی ہماری کام مین زیادہ رکاوت نہین ہوئی چنانچہ انقلاب روس کی بعد ہمارا ایک رفیق قید سی بہاگ کر برفانی موسم مین ان دوستون کی مدد سی بخارا پہنچ گیا۔ ہمارا یہ وقت زیادہ تر اتحاد افغانستان و ہندوستان کا تفصیلی پروگرام سوچنی مین صرف ہوا۔

سنہ ۱۹۱۹ مین امیر حبیب اللہ خان قتل ہوگئی اور اعلیحضرت امیر امان اللہ خان تخت استقلال افغانستان پر متمکن ہوئی۔ اس وقت حرب عمومی ختم ہوچکی تہی۔ اگر انقلابی افغان امیر کی قتل کی پہلی کوشش مین ناکام نہ ہوتی جبکہ حرب عمومی اپنی انتہائی زور پر تہی دنیا کی سیاست کا نقشہ یقیناً بدل جاتا۔

امیر امان اللہ خان کی شروع سلطنت سی ہم پہر آزاد ہوگئی۔ ہمارا قید کی زمانی مین مرتب کیاہوا پروگرام اس وقت ہمین بہت کام دی گیا۔ ہم امیر امان اللہ خان کی سرپرستی مین نومبر سنہ ۱۹۲۱ یعنی جس وقت تک انگریزی افغانی معاہدہ تکمیل پذیر نہین ہوا، پوری آزادی سی کام کرتی رہی۔ یوروپ کی انٹرنیشنل سیاست اور ایشیائی ممالک عموماً اسلامی ممالک خصوصاً ہماری زیرمطالعہ رہی۔ اس

مطالعہ کی لئے ہمین بہترین موقعی میسر آئے ۔ ہمین ایشیائی ممالك سی ہندوستان کا اچھا تعارف کرانی مین کامیابی ہوئی ۔

امیر امان‌الله خان کی تخت نشینی کی چندروز بعد افغانی انگریزی جنك کی اسباب پیدا ہوگئے ، جس مین افغانستان نی ہمین کام کرنی کا پورا موقعہ دیا ۔ مگر نامساعد حالات کی وجہ‌سی متوقع نتایج مرتب نہ ہوسکی ۔ پہر بہی اس کا تحریك آزادی ہند پر کافی اثرپڑا ۔ اورایك سال مین اس قدر کام ہوا جو دوسری صورت مین چوتھائی صدی تك وقت لیتا ۔

شروع سنہ ۱۹۲۱ مین ہماری بعض دستاویزات پہر انگریزون کی ہاتہہ آگئین اور انہون نی نومبر مین‌اس‌سی فائدہ‌حاصل کیا ۔ مولانا محمدعلی (پریزیدنت نیشنل کانگریس) مولانا شوکت‌علی (رئیس مجلس خلافت) مولانا حسین احمد (صدرجمعیۃ‌العلماء) کوکراچی مین‌انپر مقدمہ چلاکر مہاتما گاندھی سی جدا کردیا. ہمارا خیال‌ہی کہ مقدمہ کراچی کی کارروائی محض برأی نام تہی ۔ حقیقت مین مولانا محمدعلی پر(لا)ممبرنی ہماری کاغذات کی‌بناپر « رولیت ایکت » کی ماتحت بمبی ہائی‌کورت مین مقدمہ چلایا ہی ۔ اسمین مولانا محمد علی کو اطلاع دینی‌یا انسی جواب لینی کی ضرورت نہین‌تہی .اس کی بعدتخمیناً (۲۵) ہزار ہندوستانی جیل‌مین گئے ۔ اورمہاتما کاندھی نی بردولی مین‌پسپائی کافیصلہ صادرکیا ۔ جس پرتحریك آزادی ہندکا ایك دور ختم ہوگیا ۔

اس مین ہمین خوشی ہی توفقط اتنی کہ جس طرح افغانستان نی ہمین جنك مین کام کرنی کا موقعہ دیاتہا ، اسی طرح ہم بہی اس

شورش سی افغانستان کو اپنا استقلال مکمل کرنی کی لیٔ مناسب فضا پیدا کرنی سی مدد دی سکی .

سنہ ۱۹۲۰ مین ہندوستانی مسلمان ھجرت کر کی ہزارون کی تعداد مین افغانستان آیٔ . افغانی ترکستان مین ان کی لیٔ نو آبادی قائم کرنی کا قانون بنایا گیا ، جس مین انہین مکمل لوکل سیلف گورنمنت کی حقوق دئی گیٔ . اسی ضمن مین ہم نی « ہندوستانی یونیورستی کابل » کی لیٔ اجازت حاصل کرنی کی کوشش شروع کی . یونیورستی کا اساسی قانون پہلی بار افغانستان کی « شاہی کونسل وضع قوانین » نی چند ترمیمات کی لیٔ واپس کردیالیکن سنہ ۱۹۲۲ مین ترمیم شدہ صورت مین منظور کرلیا . اورچند ابتدائی کام بہی شروع ہوگیٔ .

ہندوستانی نیشنل یونیورستی کابل کی لیٔ شاہی فرمان حاصل کرنی سی پہلی ضروری تہا کہ نیشنل کانگریس کی برانچ کابل مین قائم کی جائی اس لیٔ ہمین « کانگریس کمیتی کابل " بنانی کی ضرورت پیش آیٔ گویا سات سال سی کابل مین کام کرنی والی جماعت اس صورت مین تبدیل ہوگیٔ . جس سی مختلف سیاسی عقیدہ رکہنی والی اصحاب ایك نقطہ پر جمع ہوگیٔ .

ہماری کانگریس کمیتی کابل کا الحاق نیشنل کانگریس نی گیا سیشن مین منظور کرلیا . مگر واقعات اس قدر جلد تبدیل ہوتی گئی کہ اس الحاق کی اطلاع ہمین ماسکو مین ملی . اس وقت تہوری دیر کی لئی ہمین نادر شاہ کی اس زرین مقولہ کالطف حاصل ہوا جو اس نی دہلی

مین هاتھی کی سواری سی انکار کرتی وقت کہاتہا ؛ اور ہمین سارا کام نئی سری سی شروع کرنا پڑا .

اگرچه ہم اس وقت کابل مین نہین ہین مگر چونکه ہماری کمیتی اسی نام سی بنی اور اسی نام سی اس کا تعارف ہوا ، اس لئی ہم جہان کہین رہین گی اس نام کو نہین چھورین گی .

ہماری سرگذشت ناکامیون کی طویل فہرست ہی اور غلط کاریون کی اعتراف سی بہری ہوئی ہی . لیکن اس مین ایك خوبی ضرور محسوس ہوگی . اس مین مایوسی کا کہین شائبه تك بہی نہین ہی . حضرة شیخ الہند کی وصیت ہمین ہمیشه پشین نظر رہتی ہی .

این مشوکه مرکب مردان راه را
در سنگلاخ بادیه پیها بریده اند
نومید هم مباش که رندان باده نوش
ناکه بیك خروش بمنزل رسیده اند

سروراجیه تحریك

ہمین ماسکو مین انقلاب روس کی نتایج آنکھون سی دیکھنی کا موقعه ملا . انقلاب کا پورا مطالعه کرنی کی لئی ہماری کمیتی کی بعض ممبرون نی روسی زبان سیکھی . ہمین روس کی اہم

اشخاص سی تبادلہ خیالات کی اچھی موقع ملی ۔ یوروپ کی دیگر
ممالک پر جو انقلاب روس کا اثر آیا اس کی مطالعہ کی لئی ہماری
کمیتی کی ممبر ان ملکون مین گئی. ہم نی ترکی انقلاب کا بہی مطالعہ
کیا ۔ انقرہ استانبول کو اچھی طرح دیکھا ۔ جس قدر واقفیت اور
تجربہ ہماری کمیتی کو حاصل ہوا ۔ اس کی رپورٹ لکھنی کی مختلف
شکلین ہوسکتی ہین ۔ مگر ہم نی ایک مستقل پارتی پروگرام لکھنی
کی صورت مین ضبط کرنا زیادہ مناسب خیال کیا ۔

اورون پہ کیون نزول بلا اپنی ساتھہ ہو
اب ہم مکان شہر سی باہر بنائین کی

تعارف اس حصہ کو پڑھنی سی پہلی پروگرام کو ایک سرسری نظر
سی دیکھہ لینا ضروری ہی ۔ ہمین افسوس کی ساتھہ اس حقیقت کا
احساس ہوتا ہی کہ ہماری ملک کی موجودہ نسل انقلاب کی ماہیت
سمجھنی سی بہت دور ہوگئی ۔ سنہ ۱۸۵۸ کی دہلی دیکھنی والی
بہت کم رہ گئی ۔ اس کی کچھہ افسانی لوگون کو یاد ہین ۔ لیکن اس
انقلاب کو فن کی طور پر سمجھانی والا ایک بہی پیدا نہین ہوا ۔ ہماری
سیاست دان عموماً کالجون اور ہوتلون کی بیرونی زندگی مین پلی ۔
خدا بہلا کری نیک نفس گاندہی کا کہ اس نی ہندوستانی ذہنیت مین

ایک انقلاب توپیدا کردیا ۔ اور جھونپڑون مین رھنی والون کی طرف توجہ پھیردی ۔ بنیادین بھری جارھی ھین ۔ ھمارا پروگرام ان بنیادون پرعمارت کھڑا کرنی والون کی رھنمائی کری گا ۔

ھم شمالی ھندکی رھنی والی دکن سی اس قدر آشنا نہین ۔ بنگال کو ھماری معلومات کی ضرورت نہین ۔ بنگال سوار جیہ پارتی کامحترم لیدر، اوراسکی ساتھی گھر بیٹھی ھم سی زیادہ جانتی ھین ۔ لیکن بدقسمت شمالی مغربی ھند جس پر مصیبت سب سی زیادہ آتی رھتی ھی ۔ اسی طرح خواب غفلت مین مست ھی ۔ اکالیون کی سواملکی رھبرنوجوانون کو سحر کی نیندسلارھی ھین. اس لئی ھم نی اس سرزمین کوسب سی پہلی اپنا قبلہ توجہ بنایا ھی ۔
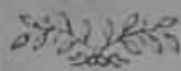
ھندو مسلم اختلاف کو رفع کرنی کی بارھا کوششین کی گئین ، مگر انمین سی کوئی بھی بار آور نہ ھوسکی ۔ کیونکہ مسئلہ کی اصلیت وماھیئت پرغورنہین کیا جاتا ۔ اگر تعمق سی دیکھا جائی ، تومعلوم ھوگا کہ نہ صرف ان دو فرقون مین باھمی اختلاف ھی ، بلکہ ھر ایک فرقہ کی اندر قومی اور معاشرتی تقسیمات موجود ھین. مسلمانون مین اگر پنجابی وسندھی، ھندوستانی اور پٹھان، کشمیری اور بلوچی کا قومی سوال موجودھی ؛ توھندوؤن مین بنگالی وبہاری، مدراسی ومرھتی ، گجراتی ومارواری کا ملی مسئلہ پایا جاتا ھی ان قومی اختلافات کو مذھبی یگانگت بھی نہین مٹا سکی ۔

اس کی بعد ہر ایک قوم مین صنفی پیچیدگی موجود ہی. مالدار ومحنت کش، زمیندار وکسان، سرمایہ دار اورمزدور کی باہمی کشا کش ہرایک ہندوستانی قوم کو دومتقابل اور متعارض صنفون مین بآسانی تقسیم کر سکتی ہی. اس لئی صرف مذہبی بناپر تمام ہندوستانی مسائل اور خصوصاً ہندو مسلم اختلافات کوحل کرنا کوئی پائیدار راہ نجات پیدا نہین کرسکتا .

لہذا ہم اپنی پروگرام مین مذہب کوان مسائل کی حل کرنی کا اساس نہین قراردیتی. بلکہ قومی اورصنفی تفریق اور اقتصادی وسیاسی اصول پران مشکلات کا حل پیش کرتی ہین، جس کی ذیل مین مذہبی اختلافات بہی معقولیت سی رفع ہوسکتی ہین .

ہم ہندوستان کو ایسی ممالک مین تقسیم کرتی ہین ، جہان ایک قوم آبادہو . جس کی زبان اور معاشرت مین یکسانی پائی جاتی ہو . اس تقسیم کی بعد ہر ایک مذہب کی لئی کسی نہ کسی ملک مین اکثریت حاصل ہونی کی گنجایش ہی . اس لئی مذہبی تنازعات کا قطعی طورپر سد باب ہوسکتا ہی .

ان ممالک کی جمہوریتون مین انتخاب کی لئی حق نمایندگی مذہبی تفریق کی بجائی صنفی اختلاف کی بناپر دیا جائیگا . اس لئی چہوتی مذہبی فرقون کی بہی حق تلفی نہین ہوگی .

آج کل کی صنعتی دنیاسی ہندوستان کی موجودہ صنعتی ترقی کا مقابلہ کرنی کی بعد یہ امر بخوبی واضح ہوجاتاہی ، کہ ہندوستان

نظام سرمایہداری کی مطابق ترقی کرکی یوروپ وامریکہ کا پرامن مقابلہ بہی نہین کر سکتا. چہجائی کہ انگری سرمایہداروں اورایمپیریلستون کی مد مقابل بنی اور اپنی آپ کو آزاد کرلی. عموم اهالی ملك کی فلاح جو اس نظام کی ماتحت رهکر حاصل هوسکتی هی اس کا، ترقی یافتہ نمونہ صنعتی ممالك مغرب مین موجودهی.

اس لیٔ هم اپنی ملك کی موجودہ نظام سرمایہداری کوتور کرایسی نظام کی بنیاد دالتی هین، جوطبقہ محنت کش یعنی ملك کی اکثریت کی فلاح کاضامن هو. اوراسی محنت کش طبقہ کی زیراقتدار رهی. اس سی هماری تحریك آزادی بہی یقیناً کامیاب هوسکتی هی. کیونکہ اس نظام کی تائیدمین عموم اهالی ملك کی همدردی جب شروع هوگیٔ، توآخرتك قائم رهی گی. اوریہی کلید کامیابی هی.

مروجہ نظام سرمایہداری کوتوهم رد کرتی هین، لیکن اس کی بجائی کوئی ایسانظام قبول نہین کرتی جس مین مذهب کی لئی بالکل گنجایش نہ هو، اور چهوتی انفرادی ملکیت کی بہی اجازت نہ دیتاهو. کیونکہ هماری ملك کی (۷۳) فی صدی آبادی پرانی طریقہ کاشتکاری سی اوقات بسر کررهی هی. عوام مین مذهبی رسوم ان کی معاشرت کاجزو بن چکی هین. اگران اموزکا خیال نہ کرکی کوئی پروگرام بنایاجائی، توتحریك آزادی بہت دور پیچهی رہ جائی گی.

هم نی نیا اقتصادی وسیاسی نظام تجویز کرتی هوئی اپنی پارتی ممبرون کی لیٔ جو آزادهند کی نئی گورنمنت بنائین گی، یہ شرط لگادی هی، کہ وہ اپنی ملك کی متوسط زراعت پیشہ سی اپنی ضروریات نہ بڑهائین. تا کہ گورنمنت مین سرمایہداری کو کسی طرح دوبارہ پیدا هونی کی گنجایش

باقی نہ رھی ؛ اور ھماری پارٹی کی نسبت یہ شبہ نہ ھوسکی کہ اس کا پروگرام محض عارضی ھی یا ایک سیاسی حربہ کا حکم رکھتا ھی۔

ھندوستان جیسی ملک کا دنیا سی علحدۃ رھنا ممکن نہین ۔ اور نہ ھی وہ دنیا سی کبھی علحدہ رہ سکا ۔ اس وقت جو ھندوستانیون مین بیرونی تعلقـات سی ایک نفرت سی پائی جاتی ھی وہ عارضی ھی ۔ وہ جس قدر سیاسی طاقت اپنی ھاتھ مین لیتی جائین گی اسی قدر یہ جذبہ کمزور ھوتا جائیگا ۔ ھماری پارٹی ھندوستان کی تعلقات خارجیہ بتدریج پیدا کرنی کی لئی سب سی بہتر طریقہ ایشیاٹک فیدریشن تحریک کو سمجھتی ھی۔ اس لئی ھم نی اسی اپنی پروگرام کا اھم حصہ قرار دیا ھی ۔

ایشیاٹک فیدریشن کا خیال پہلی دو دفعہ جاپان اور ترکی کی طرف سی مختلف لہجون مین دنیا کی سامنی آچکا ھی ۔ مگر وہ چونکہ ایمپیریئلسٹ طاقتین تھین اور ایمپریئلسٹ روس کو ایشیائی ممالک مین شمار نہین کرسکتی تھین ، اس لئے انہین کامیابی نہین ھوئی ۔

اب تیسری بار یہ آواز ھندوستان سی اتھتی ھی اگر ھندوستان سروراجی تحریک یعنی محنت کش طبقہ کی حمایت وحفاظت کو اس کا مرکز قرار دیتا ھی اور سوشیلسٹ روس کو شرقی ممالک مین شمار کرتا ھی ، تو ھم یقیناً کہ سکتی ھین کہ اس مین اسی ناکامی نہین ھوگی۔
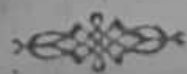
ھماری کمیتی کا خیال ھی کہ ایشیاٹک فیدریشین کبھی کامیاب نہین ھوسکتا اگر ایشیا روس کو اپنی اندر جذب نہین کرلیتا ۔ روسی

ایك ایشیائی کی نظر مین نیم ایشیائی قوم ھی . اس وقت نصف ایشیا اس کی زیراقتدار ھی. روس پرانی ایمپراطوری خیالات چھور کر ایك ایسی پرنسپل کی لئ لررھاھی ، جس کی علمبرداری ایشیا کو کرنی چاھیۓ تہی .

ممکن ھی اس انقلاب کی زمانه مین مذھب کی خلاف جوتشدد برتا گیاھی ، اس سی متاثر ھوکر ھماری دوست ایشیاٹك فیدریشن مین روس کا نام سن که گھبرا جائین . اس لئ ھمین اپنا خیال ذرا وضاحت سی لکھہ دینا چاھیۓ .

انقلاب روس کی دو پہلو ھین . ایك تو یه که موجوده طرز تقسیم دولت اور قانون ملکیت کو بدلا جائی . اور اس کی عوض ایك نیا نظام ایسا قائم کیا جائی . جس مین انفرادی ملکت کی بدلی اجتماعی ملکیت کا قانون جاری ھو . اور حاصلات زمین وصنعتی مال بیچنی کی لئی نہین بلکه حسب ضرورت استعمال کی لئی پیدا کیا جائی .

انقلاب کا یه پہلو دنیا پر اپنا اثر دال رھاھی . اگر کمیونسٹ انترنیشل اپنی انتہای نقطه‌نظر مین جلدی کامیاب نه بہی ھو ، پہر بہی وه دنیا مین سیاسی اور اقتصادی طاقت محنت کش طبقه کو دلوا کر رھیگی .

انقلاب کی اس پہلو سی صرف نظر کرنا سیاسی کوتاه بینی کی دلیل ھی . ھندوستان نی انقلاب عظیم فرانس سی چشم پوشی کرکی اپنی عظمت کو خاك مین ملادیا . اب اس عالمگیر اھمیت رکھنی والی واقعه سی اغماض کرکی ھم نہین چاھتی که وه اپنی موت کی فتوی

پرد۔تخط کردی۔

ھالیہ، قرہ قورم اور ھندوکش کی مقام اتصال سی چند قدم آگی روس ھم سی ملتاھی ھماری قطعی رای ھی، کہ اس غلامی کی (٦٠) سال مین جوکہ ھم نی حاصل کیا ھی، اگروہ ساری کا سارا دیدین اورننگی وبہوکی رھکر شمال مغربی درون سی قطب شمالی تک رھنی والی قومون کی دوستی خریدلین توھم خسارہ مین نہین رھین گی۔

نہ سنبہلوگی تومت جاؤگی ای ھندوستان والو
نہ ھوگی داستان تک بہی تمہاری داستانون مین

اس انقلاب کا دوسرا پہلو مذھب سی علحدگی ھی، جوروس مین تشدد کا انتہائی درجہ اختیار کرچکی تہی. اگرچہ وہ اس سی کوئی نسبت نہین رکھتی جو دھلی نی سنہ ۱۸۵۸ مین دیکھا. قوم کی ایک حصہ کا دوسری حصہ پرغلبہ اور ایک قوم کا دوسری قوم پر قبضہ یکسان نہین ھوتی . پہر بہی یہ حالت معمولی اورطبعی نہین بلکہ ایک ارتجاع اورری ایکشن کا نیتجہ تہی، کیولکہ رھنمایان مذھب نی پرانی نظام ایمپراطوری وسرمایہ داری کی حمایت ھین مذھب کو آلہ بنادیا تہا . لیکن حالات کی سکون پذیر ھونی پرمذھب کی مخالفت دھیمی پرگئی .

روسی کاشتکار ھماری کاشتدکارون کی طرح سختی سی اپنی مذھب کا پابندھی . ھماری سامنی ماسکومین پادریون کی کانفرنس ھوئی جس

مین انہونی سوویت کی اقتصادی وسیاسی پالیسی کی تائید مین
ریزولیشن پاس کئی اوران ہین کسی قدر مذہبی آزادی مل گئی.

اسی طرح قازان مین مسلمان عالمون کی کانفرنس منعقد ہوئی ،
مگر افسوس ہی کی روسی وترکستانی مسلمان عام طور پر یوروپین سیاست
سمجھنی مین اسی دور سی گذر رہی ہین جو ہندوستانی مسلمان
سنہ ۱۸۷۲ مین گذار چکی ہین . وہ بہت جلد انگریزون کی نمائشی
باتون مین آجاتی ہین . اور روس ہی کہ کسی حالت مین انگریزی
ایمپراطوری نفوذ کو برداشت نہین کرتا . ہمین حیرت ہوتی ہی ،
جب ہم ان لوگون کو دیکھتی ہین ، جن کی مناقب ہم ہندوستان
مین گاتی رہتی ہین .

ہم یہ دعوی نہین کرتی کہ روس کی متعلق ہماری معلومات ایسی
مستند ہین ، جن کی محض نظریات سی بہی تردید نہین ہوسکتی .
البتہ ہمین اس وقت لطف آئیگا، جب کوئی شرقی خواہ ہماری خیال کی
تردید کی لئی ہی مشاہدہ وتجربہ کی بناپر واقعات جمع کرنی پر آمادہ ہوگا .
ہمارا مطلب یہ ہی ،کہ ایشیاتك فیدریشن کا نام لینی والی روسی
مسئلہ کا مستقل مطالعہ شروع کردین ، اور گھر مین بیٹھ کر کسی
غلط پروپیگندا سی متاثر نہون .

———

ہم نی اپنی پروگرام مین جس کو ہم اپنی حیات اور ترقی کی لئی لازمی
سمجھتی ہین مذہب کو پورا موقعہ دیاہی . اگر ہندوستانی مذاہب کی

رهنما سروراجیه جمهوریته کی سیاسی واقتصادی پروگرام کو اپنی هاتهمین لیکر اسی کامیاب بنانی پر کمر همت باندهلین، تو نه انکی مذهب کو کوئی خطره هی، اور نه انکی برخلاف تشدد کا اندیشه. ورنه اقوام اپنا حق حیات قائم رکهنی کی خاطر کسی قسم کی رکاوت کی پرواه نهین کرتین؛ اور هندوستانی بهی اس قاعده سی مستثنی نهین رهین کی.

حرب عمومی کی نتیجه کی طور پر روس، جرمنی، آوستریا، ترکیا مین شاهنشاهی. ختم هوگئی. یهسب قومین اب اپنی تعمیر مین مصروف هین. نئی ترکیا کا رقبه بیشك تهورا هوگیا، مگر اس وقت اس کی طاقت زیاده تهوس بن رهی هی، جو هر ایك شرقی کی لئی باعث مسرت هوگی. لیکن هماری هندوستانی مسلمان، دنیا کی تمام مسلمانون کی انتر نیشنل تحریك جمهوری اصول پر کامیاب بنانا چاهتی هین، جس کانام «خلافت» هی انهین سی ایسی لوکون کی لئی جو کسی مسلمان سلطنت کی پالیسی کو اپنی رهنمائی کی لئی کافی نهین سمجهتی، هم اپنا مختصر مطالعه بیان کرنی سی بخل نهین کرتی:

اکر هماری سروراجیه اصول پر ایشیاتك فیدریشن کی لئی موقعه نکلتاهی اور مسلمان قومین اس پروکرام کو اختیار کرنی مین پیچهی نهین رهتین، تو اس فیدریشن کی سیاسی واقتصادی پالیسی کی اندر رهکر مسلمانون کا ایك سیکشن اسلامی معاملات پر بحث کرنی کی لئی بنایا جاسکتا هی. «گر یه نهین تو بابا وه سب کهانیان هین».

اس مسئله مین داکتر اقبال کا «خضرراه» هماری صحیح ترجمانی کرتاهی.

هند مین سـوراج کا نام لینا (اس کا مطلب مکمل آزادی هو یا مختاریت داخلیه) اور برطانوی قرضه هند کی طرف توجه نکرنا معامله فهمی کی دلیل نهین هو سکتا . هم نی اس مسئله کی مختلف پهلوون پر ایك حدتك غور کرنی کی بعد اسی اپنی پروگرام مین داخل کیا هی .

گرچه بی‌سامان نماید کارما سهلش مبین
کاندرین کشور گدائی زیب سلطانی بود

عبیدالله

پریزیدنت کانگریس کمیتی کابل
(سابق) ناظم نظارة المعارف د.

سروراجی اصول الاصول

کی تشریح

مین

مجدد لسان دھلی خواجہ الطاف حسین حالی

کی مسدس کا اقتباس

سرمایہ دار

امیرون کا عالم نہ پوچھو کہ کیا ھی خمیر انکا اور ان کی طینت جدا ھی
نہ کفتار مین انکی کوئی خطا ھی نہ کردار انکا کوئی نا روا ھی
وہ جو کچھ کہ ھین کہ سکی کون انکو
بنایا ندیمون نی فرعون انکو

سمجھتی ھین سب عیب جن عادتون کو بہایم سی نسبت ھی جن سیرتون کو
چھپاتی ھین اوباش جن خصلتون کو نہین کرتی اجلاف جن حرکتون کو
وہ یہان اھل دولت کو ھین شیر مادر
نہ خوف خدا ھی نہ شرم پیمبر

نہ مظلون کی آہ وزاری سی درنا نہ مفلوک کی حال پر رحم کرنا
ھواؤ ھوس مین خودی سی گذرنا تعیش مین جینا نمایش پہ مرنا
سدا خواب غفلت مین بیھوش رھنا
دم نزع تک خود فراموش رھنا

پریشان اگر قحط سی اك جهان هی   تو بی فکر هین کیونکه گهر مین سمان هی
اگر باغ امت مین فصل خزان هی   تو خوش هین که اپنا چمن گلفشان هی

بنی نوع انسان کا حق انپه کیا هی
وه اك نوع نوع بشر سی جدا هی

کهان بندگان ذلیل اور کهان وه   بسر کرتی هین بی غم قوت ونان وه
پهنتی نهین جز سمور وکتان وه   مکان رکهتی هین رشك خلد و جنان وه

نهین چلتی وه بی سواری قدم بهر
نهین رهتی بی نغمه وساز دم بهر

کمر بسته هین لوگ خدمت مین انکی   گل ولاله رهتی هین صحبت مین انکی
نفاست بهری هی طبیعت مین انکی   نزاکت سو داخل هی عادت مین انکی

دواؤن مین مشك انکی اٹهتا هی دهیرون
وه پوشاك مین عطر ملتی هین سیرون

یه هو سکتی هین انکی هم جنس کیونکر   نهین جن کو زمانه مین دم بهر
سواری کو گهورا نه خدمت کو نوکر   نه رهنی کو گهر اور نه سونی کو بستر

پهننی کو کپرا نه کهانی کو روتی
جو تدبیر الٹی تو تقدیر کهوتی

محنت کش

مگر اك فریق اور ان کی سوا هی   شرف جس سی نوع بشر کو ملا هی
سب اس بزم مین جن کا نور وضیا هی   سب اس باغ کی جن سی نشو ونما هی

ہوئی جو کہ پیدا ہیں محنت کی خاطر
بنی ہیں زمانے کی خدمت کی خاطر

یہ برکت ہی دنیا میں محنت کی ساری　　جہاں دیکھئی فیض اُس کا ہی جاری
یہی ہی کلید درفضل باری　　اسی پر ہی موقوف عزت تمہاری

اسی سی ہی قوموں کی یہاں آبرو سب
اسی پر ہیں مغرور میں اور تو سب

ہلاتی نہ اگلی اگر دست وبازو　　جہاں عطر حکمت سی ہوتا نہ خوشبو
نہ اخلاق کی وضع ہوتی ترازو　　نہ حق پہیلتا ربع مسکون میں ہر سو

حقایق یہ سب غیر معلوم رہتی
خدائی کی اسرار مکتوم رہتی

گلستان میں جوبن گل ویاسمن کا　　سمان زلف سنبل کی تاب وسکن کا
قد دلربا سرو اور ناورن کا　　رخ جان فزا لالہ ونسترن کا

غریبوں کی محنت کی ہی رنگ وبو سب
کمیروں کی خون سی ہیں یہ تازہ رو سب

چنیں گر نہ وہ ہوں کہندر کاخ وایوان　　بنیں گر نہ وہ شاہ وکشور ہو عریان
جو بوئیں نہ وہ تو ہوں جاندار بیجان　　جو چہانٹیں نہ وہ تو ہو جنگل گلستان

یہ چلتی ہی گاری انہیں کی سہاری
جو وہ کل سی بیٹہیں تو بیکل ہوں ساری

مشقت میں عمران کی کٹتی ہی ساری　　نہیں آتی آرام کی ان کی باری
سدا بہاك دور ان کی رہتی ہی جاری　　نہ آندھی میں عاجز نہ مینہ میں ہیں عاری

نہ لو جیٹھ کی دم تراتی ہی ان کا
نہ پہرماہ کی جی چہراتی ہی ان کا

کھپاتی ھین کوشش مین تاب وتوان کو گھلاتی ھین محنت مین جسم وروان کو
سمجھتی نہین اس مین جان اپنی جان کو وہ مر مر کی رکھتی ھین زندہ جہان کو

بس اس طرح جینا عبادت ھی ان کی
اور اس دھن مین مرنا شہادت ھی ان کی

محنت کش انسانوں کی ھمدردی
سرور اجی تخیل
کی عظمت

بہت نوع انسان کی غمخوار ویاور ھوا خواہ ملت بہ اندیش کشور
شداید کی دریائی خون مین شناور جہان کی پر آشوب کشتی کی لنگر

ھر ایک قوم کی ھست وبود ان سی ھی یہان
سب اس انجمن کی نمود انسی ھی یہان

نہ احباب کی تیغ احسان کی گھایل نہ بیتی سی طالب نہ بھائی سی سائل
نہ دکھ دردمین سوی آرام مائل نہ دریا وکوہ انکی رستی مین حائل

سنی ھون کبھی رستم و سام جیسی
غیور اب بہی لاکھون ھین گمنام ویسی

کسی پر ھو سختی صعوبت ھی ان پر کسی کو ھو غم رنج وکلفت ھی ان پر
کہین ھو فلاکت مصیبت ھی ان پر کہین آئی آفت قیامت ھی ان پر

کسی پر چلین تیر آماج یہ ھین
لتی کوئی راھگیر تاراج یہ ھین

یہ ہین حشر تک بات پر ارنی والی یہ پیمان کو میخون سی ہین جرنی والی
یہ فوج حوادث سی ہین لرنی والی یہ غیرون کی ہین آگ مین پرنی والی

امندتا ہی رکنی سی اور ان کا دریا
جنون سی زیادہ ہی کچہ ان کا سودا

جماتی ہین جب پاؤن ہتی نہین یہ برھا کر قدم پہر پلتی نہین یہ
گئی پہیل جب پہر سمتی نہین یہ جہان برھہ گئی برھہ کی گہتی نہین یہ

مہم بن گئی سر نہین بیتہتی یہ
جب اتہتی ہین اتہہ کر نہین بیہتی یہ

خدا نی عطا کی ہی جو ان کو قوت سمائی ہی دل مین بہت ان کی عظمت
نہین پہیرتی ان کا منہ کوئی زحمت نہین کرتی زیر انکو کوئی صعوبت

بہروسی پہ اپنی دل و دست و پا کی
سمجہتی ہین ساتہ اپنی لشکر خدا کی

مهابہارت سرو راجیہ پارٹی

[۱] « کانگریس کمیٹی کابل » نیشنل کانگریس مین ایك مستقل پارٹی کی بنیاد رکھتی ھی ، جو ملك مین « سرو راجیہ حکومت » پیدا کری گی. « سرو راجیہ اصول » پر حکومت کی لئی ضروری ھی که ؛

(الف) ملك کی بری صنفون یعنی کاشتکار، مزدور اوردماغی محنت کش کوچھوتی صنفون یعنی زمیندار اور سرمایہدار کی طرح جمھوری گورنمنت کی ھرایك شعبه مین نمائندگی کاحق انکی تعداد نفوس کی مطابق دیگر اسی محفوظ کردیا جائی ؛

(ب) اقتصادی نظام مستقل طور پر ایسا قائم کیا جائی جو محنت کش طبقه یعنی کاشتکار، مزدور اور دماغی محنت کش کو قرض وافلاس سی بچانی کا ضامن ھو؛ اور ملك کوایسی خارجی قرضه کا محتاج نه نبائی جس سی سیاسی آزادی سلب ھونی کاخطره پیدا ھوسکی.

اس پارتی کانام « مهابہارت سرو راجیه پارتی » ھوگا.

اصول ومقاصد

[۲] مهابهارت سروراجیه پارتی اپنی سرو راجی اصول کی اساس پر مقاصد ذیل کی لئی جد وجهد جاری رکھی گی :

(الف) هندوستان کی مکمل آزادی حاصل کرنا، ملك مین جمهوری نظام قائم کرنا ، هندوستانی مختلف ممالك کو ایك ملك فرض کرکی نئی هندوستانی واحد قومیت پیدا کرنی کی کوشش کو اساس آزادی نه بنانا ؛

(ب) آزاد هند کو ایمپراطوری اور سرمایه‌داری سی همیشه کی لئی پاك کرنا ، اور اسی انسانی سوسائٹی کی لئی ایك نمونه بنانا ؛

(ج) تمام هندوستانی اقوام کو نظام توافق (فیدرل نظام) مین جمع کرنا ؛

(د) ایشیائی اقوام مین ایمپراطوری اورسرمایه‌داری کی خلاف ایك توافق (سروراجیه ایشیاتك فیدریشن) پیدا کرنا ؛

(ه) اقوام عالم مین شرق کو اس کا حق دلوانا .

[۳] هندوستان کا رقبه یوروپ به استثناء روس کی برابر هی ، اس کی مختلف حصون کی آبادی مین زبان ، معاشرت اورتمدن کی گهری اساسی اختلاف موجود هین ، « سروراجیه پارتی » یقین رکهتی هی که آزادی کی بعد بهی هندوستان مین اس قسم کی اختلافات ضرور موجود رهین گی جیسی آجکل آزاد یوروپین اقوام مین پائی جاتی هین ، اس لئی «م . سروراجیه پارتی» هندوستان مین کسی غیر طبعی اتحاد پر اعتماد نهین کرتی اور ایسی اتحاد کو اساس آزادی قرار دینی سی قطعا انکار کرتی هی .

(الف) «م. سروراجیه پارتی » هرایك هندوستانی ملك کی محنت کش طبقه کی جدوجهد پر اس ملك کی آزادی کو منحصر سمجهتی هی:

(ب) نظام توافق (فیدرل سستم) کی سواء اور کسی نظام کو هندوستانی وحدت قائم رکھنی والا نہین مانتی .

[٤] « م . سروراجیه پارتی » نیشنل کانگریس کو اپنی اصول ومقاصد (کرید) منوانی کی جد وجهد برابر جاری رکھی کی .

(الف) « م . س . پارتی » نیشنل کانگریس کریدکی پابندی نہایت سختی سی اپنی اوپر عائد کرتی هی ، تاکه پارتی نظام بی قاعده کشت وخون سی محفوظ رهی ؛ لیکن نیشنل کانگریس کی مجالس عامله مین اس وقت تك شریك نه هوکی ، جب‌تك پارتی کسی چهوتی یا بری کانگریس کمیتی مین اکثریت حاصل نہین کرلیتی .

(ب) «م.س. پارتی»، آزادی کی جدوجهد کو برطانوی مقبوضات هندتك محدود نہین رکھی کی ؛ بلکه هندوستانی ریاستون کوبهی اپنی دائره عمل مین شامل کرتی‌هی .

(ج) « م . س. پارتی » اپنی سیاسی جد وجهد مین تمام ایسی هندوستانی‌سیاسی‌پارتیون کی ساتهه‌اشتراك‌عمل کری‌کی، جو هندوستان کی کامل آزادی کو اپنامقصد قراردیتی هین ؛ اور نظام‌سرمایه‌داری کی کسی طرح بهی تائید نہین کرتین .

مرکز ومیدان عمل

[٥] « مهابهارت سروراجیه پارتی » کامستقل‌مرکز « دهلی » هوکا اورثانوی مراکز « لاهور » اور « آکره » رهین کی .

[٦] « م . س . پارتی » هندوستان کی تین قدرتی حصون یعنی

شمال غربی ، شمال شرقی اوردکن مین‌سی اس حصه‌کو جس مین‌دهلی واقع هی ، بطور نمونه اپنـا مرکزی میدان عمل قرار دیتی هی اور اسی « سروراجیه‌هند » کی نام سی موسوم کری کی « م. س. پارتی » فی‌الحال « سروراجیه هند » کی حدود اس‌طرح مقرر کرتی هی : اس کی شمال مین جهیل مانسرور ، کوه‌همالیه ، قره‌قورم اورهندوکش ؛ اس کی‌مشرق‌مین نیپال، بنارس‌اوردریائی چنبل؛ اس کی‌جنوب‌مین‌دریای نربدا اوربحیره عرب ؛ اس کی مغرب مین افغانستان وایران .

[۷] سروراجیه‌هندکو « م . س . پارتی » ایسی‌ملکون‌مین تقسیم کریکی ، جهان ایك قوم آبادهی ، جوایك زبان بولتی‌هی ؛ جس‌کی معاشرت مین عموماً یکسـانی‌پائی جاتی هی . ان ممالك مین سی هرایك « سروراجی ملك » کهلائیکا .

(الف) ایك ابتدائی تجویز کی‌طورپر «م.س. پارتی» « سروراجی هند » کو دس سروراجی ملکون مین تقسیم کرتی هی : —

(۱) « بهارت » جس کی زبان‌هندوستانی (اردو) هی ، اس‌مین دوآبه گنگاجمنا اورلکهنو داخل هین اس کی مرکزی شهری دهلی اور آگره هین .

(۲) « جنوب مشرقی پنجاب » جس کا مرکزی شهر امرتسرهی اورزبان پنجابی‌هی .

(۳) « شمال مغربی پنجاب » جس کی زبان پوتهوهاری پنجابی‌هی؛ مرکزی شهر راولپندی هی .

(٤) « جنوب‌مغربی‌پنجاب » جسمین ریاست بهاولپور داخل هی، اس کا مرکزی شهر ملتان اورزبان ملتانی پنجابی هی .

لاهور تینون جمهوریتون کی نظام سی خارج رهیگا ۔
(۵) «کشمیر» جس کی زبان کشمیری اور مرکزی شهر سری نگر هی۔
(۶) «پشتانیه» (یعنی صوبه سرحدی شمال مغربی) جس کی زبان
پشتو اور مرکزی شهر پشاور هی ۔
(۷) « بلوچستان » کی زبان بلوچی اور مرکزی شهر کوئٹه
قلات هین ۔
(۸) « سندهه » کی زبان سندهی اور مرکزی شهر کراچی هی۔
(۹) « گجرات » کی زبان گجراتی اور مرکزی شهر احمد آباد هی۔
(۱۰) «راجپوتانه» کی زبان هندوستانی (هندی) اور مرکزی
شهر اجمیر هی ۔
(ب) هر ایک سرور اجی ملک مستقبل مین ایک « سرور اجیه
جمهوریته » هوگا، جو اپنی اقتصادی ، تمدنی اورسیاسی آزادی محفوظ
رکهتی هوئی « متوافق جمهوریات هند » (اندین فیدرل ری پبلکس)
کی لئی اکائی بنی گا ۔

ممبر اور رضا کار

[۸] هر ایک سرور اجی ملک کا باشنده مرد وعورت بلا تفریق نسل
مذهب اپنی ملک کی « سرور اجیه پارتی » کا ممبر بن سکتا هی ، اگر وه
(الف) نیشنل کانگرس کرید مانتا هو ؛
(ب) سرور اجیه پارتی کی اصول ومقاصد اور پروگرام کو وفاداری
سی مانتا هو ؛

(ج) پارتی کی انضباطی احکام کی پابندی کا یقین دولائی؛

(د) اپنی ضروریات زندگی اپنی ملک کی متوسط الحال زراعت پیشه اشخاص سی نه بڑھائی؛

(ه) اپنی ضروریات زندگی سی زائد جائداد اگر رکھتا هو، تو پارتی کی نام منتقل کردی.

تشریح: جب تک پارتی، ممبرون کی جائداد کو اپنی تحویل مین لینی کا فیصله کری، اس وقت تک وه جائداد انهی ممبرون کی پاس امانت رهی گی.

[۹] هر ایک سرو راجی ملک کا باشنده مرد و عورت بلاتفریق نسل و مذهب اپنی ملک کی «سرو راجیه پارتی» کا رضا کار بن سکتا هی، اگر وه ممبری کی پهلی تین شرطین پوری کرتا هو.

(الف) هر ایک رضا کار کا فرض هوگا که اگر وه ایک هندوستانی عورت یا ایک هندستانی مذهبی مقدس مقام کو خطره مین دیکهی تو اس کی مدافعت مین جان تک لڑانی سی دریغ نه کری.

(ب) هر ایک هندو رضا کار نه صرف پرانی اچهوتون سی برابری کا سلوک کری گا، بلکه اس کا فرض هوگا که تمام ایسی لوگون کی ساتهه جنهون نی هندوستان کو مستقل طور پر اپنا وطن بنالیا هی، بلاتفریق نسل و مذهب مساوات اور محبت کا سلوک کری.

(ج) هر ایک مسلمان رضا کار کا فرض هوگا که وه گاو کشی بند کرنی مین کانگریس کمیتی کابل کی اس فیصله کا پابند رهی.

فیصله: کانگریس کمیتی کابل کو معلوم هی که اسلامی دنیا کی تمام اهل الرای اپنی نکبت کا واحد سبب هندوستان کی غلامی کو قرار دیتی

هین اور جب انہین بتلایا جاتاهی، که هندوستانی مسلمانون کا گاو کشی پر اصرار کرنا بڑی هندوستان کی آزادی مین ایك رکاوت هی، تو وه هندوستانی مسلمانون کی اس طرز عمل کو سخت نفرت سی دیکهتی هین. اس لئی «کانگریس کمیتی کابل» کا فیصله هی که کم ازکم مخلوط آبادی مین گاؤ کشی قطعاً بند کردی جائی.

[۱۰] ایك مکمل جیش رضا کاران مین (۳۰۰) رضا کار هونگی جس کی دس دستی (۱۰) رضاکار افسرون کی ماتحت کام کرین گی؛ لیکن اس کی قیادت یتن پارتی ممبرون یعنی ایك قائد اور دو نائب قائد کی هاته مین هوگی.

مجالس آمره و عامله

[۱۱] جس وقت ایك «سروراجی ملك» مین کم ازکم (۱۰۰) پارتی ممبر پیدا هوجائین کی اور ایك جیش رضا کاران مرتب هوجائی گا، تو ممبرون اور رضاکارون کی مشترکه کانفرنس منعقد هوگی؛ جسی اس ملك کی «سروراجیه کانفرنس» کها جائیگا. اس کانفرنس مین ان تمام پارتیون کی ممبر بطور مشیر شامل هوسکتی هین، جن کی ساتهه «سرو راجیه پارتی» اشتراك عمل کا فیصله کرچکی هی. لیکن رای دینی کاحق پارتی ممبرون اور رضاکارون تك محدود رهی گا.

(الف) «سرور اجیه کانفرنس» اپنی ملك کی «سرو راجیه پارتی» کی تمام قانونی، مالی اور انتظامی اختیارات کی مالك هی. کانفرنس اس قانون اساسی کی تشریح و تکمیل کری گی؛ (۲۰) پارتی ممبرون

پر مشتمل اپنی « سرو راجیہ عاملہ کمیتی » منتحب کری گی ، جسی انتظامی اورمالی اختیارات حاصل ہونگی . کانفرنس اس کی تمام کار روائی کی نگرانی و تصدیق کرتی رھی گی .

(ب) ھر « سرو راجیہ کانفرنس » کا سب سی پہلا کام دوحصون مین تقسیم ہوتا ھی :

اول یہ کہ اپنی ملك کی حاجت مند محنت کش طبقہ کی پرانی قرض ادا کری ، انہین دوبارہ قرض مین مبتلا ہونی سی بچائی ؛ اور جہان مسلمانون کا افلاس کاؤکشی بند کرنی مین مانع ہو انکی مدد کری .

دویم یہ کہ بوطانوی قرض ہندجو سیاسی آزادی کو سلب کررھا ھی ، اس کا جس قدر حصہ اس کی ملك پر عائد ہوتا ھی ، اس کو ایسی قرض مین تبدیل کری ، حسمین سیاسی آزادی سلب ہونی کا خطرہ نہ ہو .

(ج) اس کام کی تکمیل کی لئی « کانفرنس » مختلف صورتون مین پارتی فند جمع کری گی :

(۱) پارتی ممبرون کی منتقلہ جائداد اپنی قبضی مین لیگی ؛

(۲) مستطیع رضا کارون سی چندہ لیا کری گی ؛

(۳) سوشل ریفارمرون اورحامیان انسانیت سی صدقات وصول کری گی ؛

(٤) ملك کی ھرایك متنفس سی اقتصادی آزادی حاصل کرنی کی لئی « تیکس آزادی » وصول کری گی ؛

(٥) اولا اپنی ملك سی ثانیا دوسری سرو راجیہ ملکون سی اور ہندوستان کی دوسری حصون سی قرض حاصل کری گی .

(د) هر « سرو راجیه کانفرنس » کا اصلی اور اهم کام اپنی ملک کی « سرو راجیه جمهوریته » پیدا کرنا هی ؛
اس کی لئی وه محنت کش طبقه کو سیاسیات کی تعلیم دیگی، انکی تنظیمات اس طرح درست کری گی که وه اپنی ملک کی حکومت کی هر ایک شعبه مین اپنی تعداد نفوس کی مطابق نمایندگی حاصل کرسکین .
(ه) « سرو راجیه عامله کمیتی » ایک سال کی لئی منتخب هوا کری گی ؛ اور کانفرنس سال مین دو دفعه ماه حمل (اپریل) اورماه میزان (اکتوبر) مین منعقد هوگی .
(و) بوقت ضرورت سروراجیه عامله کمیتی کی فیصله پر یا (۴۰) ممبرون کی متفق درخواست پر کانفرنس بلائی جاسکتی هی .
(۱۲) « سروراجیه عامله کمیتی » اپنی خاص کامون کی لئی چهه ماتحت انجمنین بنائی گی؛ جن مین کمیتی، پارتی ممبرون کی ساتهه رضا کار بهی اپنی انتخاب سی شامل کری گی . بوقت ضرورت ان انجمنون مین پارتی پروگرام سی همدردی رکهنی والی تنخواه دار اصحاب بهی شامل کئی جاسکتی هین .
(الف) « انجمن تنظیم » جو هر ایک پرگنه، تحصیل اورضلع مین اپنا دفتر کهولی گی ، جو
(۱) کسان سبهائین ، انجمن مزدوران ، دماغی محنت کشون کی محافل اور طالب علمون کی مجالس مسامره قائم کرین گی؛ یا ایسی مجالس کو اپنی تنظیم مین شامل کرین گی ؛
(۲) پارتی فند جمع کرین گی ، جس مین ممبرون کی منتقل شده جائدادین ، پارتی قرض ، تیکس آزادی اوروه تمام مالی امداد داخل

ھی ، جو انسانیت کی ھمدرد ، سواراج کی ھمدرد اور سرووراج کی ھمدرد لوگون سی ملی گی .

(۳) محنت کش طبقہ کی حاجتمند افراد کی فہرستین طیار کرین گی ، کہ ان پر کس قدر قرض ھی ، اور مستقبل مین انکو کس قدر روپیہ بطور امداد اور کس قدر بطور قرض بلا سود ملنا چاھیٔ .

(ب) « انجمن نشر تشویقات » جو اپنی ملک کی عام زبان مین ایک « سرووراجیہ اخبار » جاری کری گی ؛ پارتی پروگرام کی متعلق لتریچر ایک لائبریری مین جمع کری گی ، جس کی شاخین ھر دفتر تنظیم کی ساتھہ قائم ھونگی ؛ ملک کی تمام یونی ورستیون مین پارتی پروگرام بطور نصاب داخل کرانی کی کوشش کری گی ؛ ایسی مکاتب نبائی گی ، جھان پارتی پروگرام پرھانی کی ئی اعلی معلم تیار ھون .

(ج) « انجمن انضباط » (جس مین پارتی ممبرون اور رضا کارون کی سواء اور کوئی شامل نہین ھوسکتا) پارتی ممبر اور رضا کار بہرتی کری گی ؛ انضباط کی لئی ھدایات نافذ کیا کری گی ؛ پارتی ممبرون اور رضا کارون کی ضروریات کا انتظام کری گی ؛ انکی خدمات کا حساب لیا کری گی . اس انجمن کی احکام ممبرون اور رضا کارون کی لئی قطعی ھین .

(د) « انجمن کو اپیریتو بنک » (جس مین مالیات کی تنخواہ دار ماھر بھی شامل کئی جائین گی) پارتی فندسی ایک « سرووراجیہ کواپیریتو بنک » کی بیناد دالی گی . اس مین .

(۱) حامیان انسانیت ، سوشل ریفارمرون ، ھمدردان سواراج اور ھمدردان سرو راج کی صدقات جمع کئی جائین گی ، جو محنت

کش طبقه کی حاجتمندون کو بطور امداد یا بطور قرض بلا سود دئی جائین گی؛ اسی سی اس طبقه کی پرانی قرض ادا کی جائین گی .

(۳) کاروباری لوگون کی عموماً اور محنت کش طبقه کی امانتین خصوصاً اس مین جمع کی جائین گی ، اور کواپریتوسوسایتون مین بطور سرمایه لگائی جائین گی . ار باب الاموال بجائی سود لینی کی نفع و نقصان مین شریك رهین گی .

(۴) سرو راجیه بنك ، بیرونی ممالك سی سودی لین دین کرنی پر مجبور هی . اسی مستثنی قرار دیکر یه بنك سرو راجیه هند ، مین کسی طرح کا سودی لین دین نهین کریگا .

(ه) « نجمن کو اپریتوسوسائتیان » سرو راجیه بنك سی سرمایه لیکر سرو راجیه شرکت هائی تعاون کهولی گی ، جو زراعتی پیداوار اور ضروریات محنت کش طبقه کی تجارت کرین گی؛ محنت کش طبقه مین امداد اور قرض بلاسود ا هی شرکتون کی توسطسی تقسیم هوگا .

(و) « انجمن محاسبه دیون جو »

(۱) مقروض محنت کش طبقه کی پرانی قرض کی ادائیگی پنی ضمه لیکر پنچایتی فیصله سی رقوم واجب الاداء معین کری گی . جس کو سرو راجیه بنك اپنی صیغه جمع صدقات سی ادا کری گا .

(۲) « برطانوی قرضه هند » کا جس قدر حصه اس ملك پر عائد هوتا هی ، اس کی ادائیگی کی لئی سوسائٹی کی مختلف طبقات کی مناسب شرح « تیکس آزادی » معین کری گی؛ اپنی ملك سی قرض آزادی لی گی ؛ « سرو راجیه هند » اور هندوستان کی دوسری حصون مین قرض آزادی کا انتظام کری گی .

(۱۳) « سرو راجیه کانفرنس » منعقد هونی سی پہلی جس وقت ایک « سرو راجی ملک » مین پارتی ممبرون کی تعداد (۲۰) تک پہنچ جائی تو وه اپنی ملک کی لئی « انجمن نشر تشویقات » بنائین گی ، جو عارضی طورپه اس ملک کی « سرو راجیه عامله کمیتی » کی تمام فرایض انجام دی گی .

(۱٤) کم از کم تین سرو راجی ملکون کی (۳۰۰) پارتی ممبرون اور (۹۰۰) رضا کارون کی مشترکه کانگریس « سرو راجیه هند » کی تمام پارتیون کی باهمی معاملات اور خارجیه تعلقات مین اعلی اختیارات کی مالک هی . اسی « مهابهارت سروراجیه کانگریس » کہا جائیگا .

اس کانگریس مین ان تمام پارتیون کی ممبر بطور مشیر شریک هو سکین گی، جن کی ساتہه پارتی اشتراک عمل کا فیصله کرچکی هی؛ لیکن ان کو رای دینی کا حق حاصل نه هوگا .

(الف) یه کانگریس اس اساسی قانون کی ایسی دفعات کی تشریح وتکمیل کری گی ، جو ان مطالب سی تعلق رکہتی هین . نیز اپنی انتظامی ، مالی اور عدالتی اختیارات اپنی نمایندہ مجلس « مهابهارت سروراجیه مرکزی کمیتی » کو تفویض کر کی اس کی کار روائیون کی نگرانی وتصدیق کرتی رهی گی .

(ب) یه کانگریس سال مین ایک دفعه انعقادپذیر هوگی . اس کی اجلاس دو حصون مین تقسیم هونگی : اول سروراجیه هند کی داخلیه معاملات کی متعلق دویم سرو راجیه توافق ایشیائی کی

خارجیه معاملات کی متعلق . اس کانگریس کی لئی ایک مستقل قانون بنایا جائیگا .

(ج) اس کانگریس کا پہلا کام دو حصون مین منقسم هی : اول یه که طبقه محنت کش کی ضروریات پورا کرنی مین جس سرو راجی ملك کو قرض کی ضرورت هو اس کی لئی دوسری سرو راجی ملکون اور هندوستان کی دوسری حصون سی قرض حاصل کرنی کا انتظام کری ؛

دویم یه که « سرو راجیه هند » پر جس قدر « برطانوی قرضه » عائد هوتا هی ، اسی ایسی قرض مین تبدیل کرنی کی لئی جس سی سیاسی آزادی کو نقصان نه پہنچتا هو بیرونی ملکون سی قرض لینی کا انتظام کری . اس کی لئی یه کانگریس ایک « مرکزی سرو راجیه کو اپریتو بنك دهلی » قائم کری گی ، جس سی تمام « سرو راجی کواپریتو بنك » وابسته هونگی ، اور جس کی شاخین ایشیائی ممالك مین اور ایجنسیان یوروپ و امریکه مین کهولی جائین گی .

(د) اس « کانگریس » کا دوسرا کام یه هی که « سرو راجیه متوافق جمهوریات هند » پیدا کری . اس کی لئی یه کانگریس سرو راجی ملکون کی حدود معین و مشخص کری گی ؛ قومی اور مذهبی اختلافات کا تصفیه کرنی والی عدالتی پنچائتین بنائی گی .

(ه) اس کانگریس کا خارجیه معاملات مین « سرو راجیه توافق ایشیائی » پیدا کرنا اهم کام هی . اس کی لئی اس کانگریس کی اجلاسون مین ایشیائی اقوام شامل هونگی .

(و) یه کانگریس ایشیائی ممالك مین « سرو راجیه توافق ایشیائی »

کی مراکز اور یوروپ وامریکہ مین « سرو راجیہ دفاتر استخبارات » (انفرمیشن بیورو) کھولی گی .

(۱۵) « مہابہارت سرو راجیہ مرکزی کمیتی » مین (۱۰۰) پارتی ممبر هونگی ؛ اس کی مختلف انجمنون مین پارتی ممبرون کی سواء اور کوئی شریك نه هوسکی گا .

اس مرکزی کمیتی مین هر ایك سرو راجی ملك کی ممبر اس ملك کی تعداد نفوس کی لحاظ سی منتخب هونگی .

(۱٦) جس وقت تك « مہابہارت سرو راجیہ مرکزی کمیتی » منتخب نہین هوتی ، عارضی طور پر « کانگریس (سرو راجیہ) کمیتی کابل » اس کی تمام فرایض انجام دیتی رهی گی .

(الف) « کانگریس سرو راجیہ کمیتی کابل » جب تك « مہابہارت سرو راجیہ مرکزی کمیتی » کی باقاعدہ نمایندگی نہین حاصل کرتی اس وقت تك کسی خارجی اقتصادی معاملہ کی تکمیل نہین کرسکتی .

(ب) « کانگریس سرو راجیہ کمیتی کابل » اپنی ضرورت کی مو[افق] ایشیائی ممالك مین اپنا مرکز تبدیل کرسکتی هی .

سرو راجیہ جمهوریتہ
کی سیاسی واقتصادی اصول اساسیہ

(۱۷) هر ایك سرو راجیہ جمهوریتہ مین تمام ایسی لرکی لرکیون کی لئی جو مکتب جانی کی عمر رکھتی هین ابتدائی

ـ لازمی تعلیم کا اور ثانوی مفت تعلیم کا انتظام کرنا حکومت کا
ض ہوگا .

(الف) یہ بہی ضروری ہی کہ مکتب نجانی والی مردوعورت
لئی تعلیم کا خاص انتظام کیا جائی .

(ب) م . س. پارتی اردو رسم الخط کو ایسی لوگون کی آسانی
لئی مقطوع حروف مین لکہنی کی تائید کرتی ہی .

(۱۸) ہرایك سرور راجیہ جمہوریتہ مین (الف) کسانون اوران
تعلق رکہنی والی پیشہ ورون کی « کسان سبہائین » (ب)
تری اور کارخانہ مین کام کرنی والی مزدورون کی « انجمن ہائی
وران » (ج) دفترون اور تعلیم گاہون مین کام کرنی والون کی « محافل
ـ کشان دماغی » بنانی کا ناقابل تنسیخ حق محنت کش طبقہ کو حاصل
؛ جن مجالس کی توسط سی وہ لوگ اپنی مطالبات پیش کرین گی،
انتخابات مین حصہ لین گی . محنت کش طبقہ کو حکومت سی ناراض
کی صورت مین بہی ان مجالس کی فیصلہ پر اسٹرائك کا حق
ـ ہوگا .

(۱۹) سرو راجیہ جمہوریتہ کی پنچایت (پارلیمنت) کو تمام قانونی،
ـر عدالتی اختیارات حاصل ہونگی . اس کی انتخابات مندرجہ ذیل
ـ پر عمل مین آئین گی :

الف) ہرعاقل بالغ مرد وعورت کو جو کسی اخلاقی جرم مین
ـ نہ ہو چکا ہو ، اس پنچایت کی انتخابات مین رای دینی کا حق
ہوگا .

ب) کسانون ، مزدورون اوردماغی محنت کشون کو اپنی سبہاون ،

انجمنون اور محفلون کی توسط سی اپنی تناسب آبادی کی مطابق نمایندی بھیجنی کا حق حاصل ہوگا .

(ج) سوسائٹی کی دوسری صنفون یعنی زمیندار ، ساہوکار ، سرمایہ‌دار اور تاجر کو انکی تعداد نفوس کی مطابق حق نمایندگی ملیگا . کسی صورت مین بہی انکی اہمیت کی بناپر انکو تعداد نفوس سی زیادہ حق نمایندگی نہین دیا جائیگا .

(د) ان مالدار اصناف مین سی اگر کوئی صنف سرو راجیہ جمہوریتہ کی اقتصادی وسیاسی اصول اساسیہ کی مخالفت کری گی ، تو ایك محدود وقت تك اس کا حق نمایندگی سلب کیا جا سکتاھی . جس کی لئی علحدہ قانون بنایا جائیگا .

(۲۰) فوائد عامہ کی تمام ذرایع قومی ملکیت قرار دئی جائین گ

(۲۱) انفرادی ملکیت (منقولہ و غیر منقولہ) محدود کر جائی گی . معین حد سی زیادہ جائداد قومی ملکیت قراردی جائی گ

(الف) ادنی درجہ ملکیت کی تشخیص « سرو راجیہ کانفرن کا کام ھی .

(ب) مالدارون پر متزاید تیکس لگایا جائی گا . جس کی آخر حد (۵۰) فیصدی تك ہوگی .

(۲۲) ملك کی اراضی قومی ملکیت قراری دی جائین گی ، نظام زمینداری منسوخ کر دیا جائیگا . کسان اور گورنمنت کی کسی کو اراضی سی تعلق نہ ہوگا .

(الف) سرو راجیہ ھند کی ان جمہوریتون مین جہان مسل کی اکثریت ھی ، « م. س. پارتی » فاروق اعظم کی فیصلہ کی مط

زمینداروں کو ملکیت اراضی چھوڑنی اور امام ابوحنیفۃ کی فیصلہ
کی مطابق مزارعۃ چھوڑنی پر مجبور کری گی . زمینداروں کو فقط
گورنمنت ایجنت کی طور پر کام کرنی کا موقعہ دیا جائیگا .

(ب) ایسا هی طرز عمل «سرو راجیہ هند» کی ان تمام
جمهوریتون مین اختیار کیا جائیگا ، جهان اکثریت آبادی کا مذهب
اس اصول کی تائید کرتا هی ؛ یا سیاسی بیداری عام هو چکی هی .

(ج) جن جمهوریتون مین اکثریت آبادی کا مذهب اس کی
تائید نہین کرتا ، اور وهان سیاسی بیداری بهی عام نہین هی ، تو ان
جمهوریتون مین اولاً ملکیت زمین محدود کرنی پر اکتفاء کیا جائیگا ؛
پهر سیاسی بیداری عام هونی پر اراضی کی انفرادی ملکیت منسوخ
کر دی جائی گی .

(د) هر کاشتکار خاندان کو اس قدر اراضی ضرور دی جائی گی ،
جس قدر وه خود کاشت کر سکی . اس زمین پر اس خاندان کا دوامی
حق کاشت ایسی قانون کی ذریعہ سی محفوظ کر دیا جائیگا ، جو کسان
سبهاؤن کی کونسل کی مشوری سی بنایا جائیگا .

(ه) کاشتکار سی گورنمنت کل پیداوار کا ۱/۶ حصہ کسان سبهاؤن
کی توسط سی بطور خراج وصول کری گی .

(و) قومی ملکیت مین دی هوئی اراضی کا انتظام گورنمنت
اور سبهاؤن کی کونسلون کی زیر اهتمام رکهی گی .

(ز) کسان سبهاؤن کو سرکاری امداد بصورت قرض بلا سود
دی جائی گی ؛ اور انکی لئی زراعتی مشینری نرم شرائط ادا ئیگی
پر مهیا کی جائی گی .

(ح) کسان آبادی کی لئی حکومت مفت طبی امداد کا انتظام کری گی .

(۲۳) سودی لین قطعاً بند کر دیا جائیگا . محنت کش طبقہ کی پرانی قرضی بیباق کردئی جائین گی. حاجت مندون کو امداد یاقرض بلاسود دینی کا مستقل انتظام ہوگا .

(۲٤) داخلی تجارت سرو راجیہ کو اپریٹو سوسائٹیون اور خارجی تجارت « حکومت متوافق جمہوریات ہند » کی توسط سی عمل مین آئی گی . تجارت پیشہ افراد کوان سوسائٹیون مین شرکت کا موقعہ دیا جائیگا .

(۲٥) قومی ملکیت مین دی ہوئی کارخانی اورفیکٹریان « انجمن مزدوران » کی کونسلون کی زیر اہتمام چلائی جائین گی؛ اور مزدو کو نفع مین حصہ دیا جائیگا .

(الف) مزدورون کی کام کا ایک دن (٦) گھنتی کا سمجھا جائیگا . ہندوستانی مزدور کو سرد ملکون کی مزدورون کی ٦ گھنتی سی زیادہ کام کرنی پر مجبور نہین کیا جائیگا . « م.س دماغی محنت کشون اور جسمانی محنت کشون مین تفریق سوسائٹی کی لئی مضر سمجھتی ہی .

(ب) مزدورون کی ادنی شرح مزدوری حکومت کی قانون سی مقرر ہوگی . اور اسی طرح بچون اور عورتون کی اوقات کار بڑھاپی ، بیماری ، حادثہ ، حمل اوربیکاری کی لئی الاؤنس خرچ مین تعین کئی جائین گی . ان قوانین پرانجمن مزدوران کی طرف سی برنظر ثانی ہوتی رہی گی .

(ج) مزدورون کی خاندانون کی لئی حکومت مفت طبی امداد مہیا کری گی ؛ اور انکی لئی ستھری گھرون کا انتظام کری گی .

(٢٦) غیر مستقیم محصولات مثلا ریل کا کرایه ، داك کا محصول ، نمك کا محصول و غیره مستقل طور پر محدود کردئی جائین گی . ضروریات زندگی اور اعلی تعلیم سستا رکھنا حکومت کا اهم فرض هوگا.

(٢٧) برطانوی قرضه هند سی اپنی اقتصادی آزادی حاصل کرنی کی لئی « تیکس آزادی » هرایك متنفس کو ادا کرنا هوگا .

سرو راجیه جمهوریته

کی قومی اور مذهبی اصول اسیاسیه

(١) اگر کسی سرو راجیه جمهوریته مین ایك اهم اقلیت آباد هو ، اور اپنی علحدة قومیت قائم رکھنا ضروری سمجھتی هی ، تو « سرو راجیه مرکزی کمیتی » اس اقلیت کو اپنی علحده جمهوریت بنانی کا اختیار دی سکتی هی .

(٢) اس صورت مین اس جمهوریت کو اس قوم کی اصل آبادی سی اس قدر علاقه ضرور دیا جائیگا ، جس می وه اپنی اقتصادی ضرورتون کی حفاظت کرسکی . اس قسم کی اقلیت کی مثال سکھه قوم هی ، جس کی لئی « کانگریس کمیتی کابل » نی علحده جمهوریته علحده کردی هی .

(۲۹) هرایك سرو راجیه جمهوریته اپنی اکثریت والی آبادی کی مذهب کو اپنا ستیت مذهب بنا سکتی هی ، اگر اس مذهب کی رهنما اپنی مذهب کا ایسا مجموعه احکام پیش کرنی مین کامیاب هو جائین ، جو « مهابهارت سرو راجیه مرکزی کمیتی » کی فیصله مین « سرو راجیه جمهوریته کی سیاسی واقتصادی اصول اساسیه » کی خلاف ارتجاعی مواد سی پاك هو . اس صورت مین لازمی طور پر اس جمهوریته کا پریزیدنت اس مذهب کی پیروکارون مین سی منتخب هوگا .

(الف) جس صورت مین اکثریت والی آبادی کا مذهب ستیٹ مذهب بن گیا ، اس صورت مین اگر کسی اقلیت کا مذهب « مهابهارت سرو راجیه مرکزی کمیتی » کی فیصله مین اس کو پورا کرتا هی ، تو اسی بهی اپنی پیرؤون کی تناسب آبادی کی سی مذهبی معاملات مین سرکاری امداد حاصل کرنی کا حق .

(ب) ایسی مذاهب کو جو پارتی پروگرام کا سرو راجیه جم کی سیاسی واقتصادی اصول اساسیه مین ساتهه نهین دی سـ فقط اسی صورت مین مذهبی تعلیم کی آزادی دی جائی گی . اس کی پیروکار مهابهارت سرو راجیه مرکزی کمیتی کو ا دلادین که وه سیاسی معاملات مین حصه نهین لین گی .

(ج) بلا استثنا تمام مذاهب کی مقدس مقامات قانو سمجهی جائین گی . ان محدود رقبون کی لئی « مهابهارت سر مرکزی کمیتی » خاص قانون بنائی گی .

اسی طرح اگر کسی قوم کی مرکزی تعلیم گاه دوسری

احاطه مین واقع هو ، تو وه بهی خاص قانون کی ذریعه سی محترم
قراردی جائی گی .

(۳۰) ایک سرو راجیه جمهوریته اگر کسی مذهب کو سرکاری
مذهب بناتی هی ، یا اگر کسی مذهب کو تسلیم کر لیتی هی، تو وه

(الف) ان مذاهب کی تعلیم گاهون اورمذهبی مقدس مقامات
کو انکی تعداد نفوس کی تناسب سی سرکاری امداد دی گی ؛

(ب) ان مذاهب کی تهوارون پر سرکاری تعطیل منائی گی ؛

(ج) اگر انمین سی کسی مذهب کی پیروکار اپنی مرضی سی
خاص ضرورت کی لئی اپنی اوپر کوئی خاص تیکس عائد کرین،
کومت اس تیکس کی جمع آوری مین مدد دی گی ؛

(د) اشاعت مذهب کی لئی کسی مذهب کو سرکاری امداد
جائی گی .

(۳۱) هندوستانی مذاهب کی باهمی تنازعات فیصل کرنی کی لئی
مرکزی کمیتی » هرایک سرو راجیه جمهوریته مین عدالتی
رت کی موافق ایک « ثالثی پنچایت » بنائی گی .

(الف) اگر ایک خاندان مین سی ایک عورت ماں یا خاوند
رفاقت کی بغیر اپنا مذهب تبدیل کرتی هی ، تو اس عورت
پنچایت کی سامنی امتحان هوگا ؛ اور وه اس پنچایت کی اجازت
اپنی خاندان سی جدا نه هوسکی گی .

اگر اس پنچایت کی سامنی کسی مذهب کی پیرو کارونپر
نام سی عورتون کی اغواء کا الزام کئی بار ثابت هوچکا هو،

تو اس مذہب کی سرکاری امداد (اگر اسکو امداد ملتی ہی)
بند کردی جائی گی ؛ ب " اس مذہب کی پیروکار م.س. مرکزی
کمیٹی کو مطمئن نہ کردین .

حکومت متوافق سرو راجیہ جمہوریات ہند
(اندین فیدرل سرو راجی ری پبلیکن ستیت)

[۳۲] ہر ایک « سرو راجیہ جمہوریتہ » اپنی اقتصادی ، تمدنی
اور سیاسی آزادی کو محفوظ کہتی ہوئی « حکومت متوافق سرو
راجیہ جمہوریات ہند » کا آزاد رکن رہی گی .

(الف)حکومت متوافق سرور راجیہ جمہوریات‌ہند کا دارا
دہلی ہوگا . سرو راجیہ ہندمین اس حکومت کی دوثانوی م
لاہور اور آگرہ بنائی جاتی ہین ؛ تا کہ اسی نمونہ پر شمال
ہنداوردکن مین اس فیدریشن کی ثانوی‌مراکزبنانی مین آس

(ب) سرو راجیہ ہند کی جمہوریات « کشمیر » « شما
پنجاب » « شمال مشرقی پنجاب » « جنوب مغربی پنجاب » «
« بلوچستان » اور « سندھ » جن کی آبادی (۳) کرور ہی لا
تعلق رکھتی ہین . انکی مشترک زبان ہندوستانی (اردو
اور جمہوریات « بھارت » « راجپوتانہ » « گجرات »
حلقہ‌مین‌داخل‌ہین ؛ انکی‌مشترک‌زبان‌ہندوستانی (اردو، ہند

(ج) اس فیدریشن کی مراکز مقامی جمہوریتون
رکھی جائین گی . انکی حکومت کی لئی خاص قانون بنایا

[۳۳] اس فیدریشن مین ہر ایک سرو راجیہ جمہور

کی تناسب آبادی ؛ اقتصادی ، تمدنی اور فوجی اهمیت کی لحاظ سی حق نمایندگی دیا جائیگا . حکومت متوافق جمهوریات هند اور سرو راجیه جمهوریتون کی باهمی تعلقات معین کرنی کی لیٔ « مهابهارت سرو راجیه کانگریس » ایك خاص قانون بنائی گی .

[٣٤] « حکومت متوافق سرو راجیه جمهوریات هند » مین مذهب کو حکومت سی جدا کر دیا جائیگا ؛ اوراس حکومت کو نه تو کسی خاص مذهب سی تعلق هوگا اور نه اسی اپنی مشتمله جمهوریتون کی مذهب مین دخل دینی کا حق هوگا ؛ بشرطیکه ان جمهوریتون مذاهب ان شرایط کو پورا کرتی رهین ، جن پر ان کو « م . س . » نی تسلیم کیاهی .

[٣٥] ایك خاص وقت تك هندوستانی ریاستین بهی « حکومت جمهوریات هند » مین شامل هو سکتی هین ، اگر ان کی اپنی حکومت کی اختیارات اپنی ملك کی « سرو راجیه پارتی » مین دیدین ، اوراپنی لئی فقط اتنی اختیارات پر اکتفا کرین ، وقت ایك قانونی حکمران کو کم ازکم درجه پر حاصل هین .

[سرو راجیه نظام توافق ایشیائی

[سرو راجیه ایشیاتك فیدریشن]

[٣٤ الف] « م . س . پارتی » یقین رکهتی هی ، که آزاد هندوستان نظام حکومت کامیاب نهین هوسکتا ، جب تك که ایشیائی اسی نظام کو منظور نه کرلین . ... « م . س . پارتی » لك کا ایمپراطوری اور سرمایه دا... کی خلاف توافق پیدا ری سجهتی هی « م . س . پارتی » اس تحریك مین مرکزی کام کری گی .

(الف) « م . س . پارتی » روس کو نیم ایشیائی ممالک مین شمار کر کی « ایشیاتک فیدریشن » کا ممبر تسلیم کرتی هی .

(ب) غیر ایشیائی پس مانده ممالک مصر و مراکش بهی اپنی ایسی پارتیون کی توسط سی جو ایمپراطوری اور سرمایه‌داری کی مخالفت مین پیدا هون ، ایشیاتک فیدریشن مین شامل هوسکتی هین .

(ج) جن ایشیائی ممالک مین اس وقت شاهی حکومت قائم هی ، اگر وهان کی مخالف ایمپراطوری و سرمایه‌داری پارتیان برسرحکومت بهی آجائین تو اس حالت مین بهی وه « ایشیاتک فیدریشن » مین شامل هو سکتی هین .

[۳۷] « م . س . پارتی » اس مقصد کی تکمیل مین ایشیائی مما‌ا کی سوشیالست پارتیون پر اعتماد کری گی یا ایسی پارتیون پر جو کا‌ش مزدور اور دماغی محنت کش صنفوں کی صنفی مفاد کی محافظ ه

(الف) مهابهارت سرو راجیه کانگریس کی جو اجلاس ۱ فیدریشن » کی لئی مخصوص هونگی ، ان مین جس طرح ان هند پارتیون کی نمانیدی بطور ممبر شریک هوسکین گی ، جن سی پارتی عمل کا فیصله کر چکی هی ، اسی طرح ایشیائی ممالک کی مخالف ایمپرا وسرمایه‌داری پارتیون کی نمانیدی بهی بطور ممبر شریک هونگ

(ب) مهابهارت سرو راجیه کانگریس کی جو اجلاس ا فیدریشن کی لئی مخصوص هونگی ، ان مین یوروپ و امریکه کی سو پارتیون یا محافظ محنت کش پارتیون کی نمانیدی بطور مشیر شامل هو سـ لیکن انهین رای دینی کا حق نهوگا .

[۳۸] م . س پارتی اپنی ثانوی مرکز لاهور کو ایشیاتک کا مستقل مرکز قرار دیتی هی .